نام کتاب	:	**"وفیات مشاہیر کراچی (۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء تا ۳۱/ دسمبر ۲۰۱۵ء)"**
مرتب	:	*محمد منیر احمد سلیچ*
ناشر	:	قرطاس، فلیٹ نمبر ۱۵-اے، گلشن امین ٹاور، گلستان جوہر، بلاک: ۱۵، کراچی موبائل: 0321-3899909، ای میل: saudzaheer@gmail.com
ماہ و سالِ اشاعت	:	اپریل ۲۰۱۶ء
صفحات	:	۳۲۵ (دائرہ المعارف سائز)
قیمت	:	ایک ہزار روپے
تبصرہ نگار	:	سفیر اختر ۞

علم و ادب سے دل چسپی رکھنے والوں، اور بالخصوص اصحابِ قلم کو مختلف مشاہیر کی وفات اور مقام تدفین کے بارے میں معلومات کی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔ وطن عزیز میں جن افرادِ کار نے اصحابِ قلم کو مشاہیر پاکستان کی حد تک، اس سلسلے میں اپنا مرہونِ احسان کر رکھا ہے، اُن میں ایک اہم نام جناب محمد منیر احمد سلیچ کا ہے۔ اس کار خیر کا آغاز انھوں نے **خفتگانِ خاک گجرات** کی ترتیب و تدوین سے کیا تھا (۱۹۹۶ء)۔ وقت کے ساتھ ان کا دائرہ کار پورے ملک پر اس وقت محیط ہو گیا جب ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء سے لے کر ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۴ء تک معروف اور ممتاز مسافرانِ آخرت کے بارے میں انھوں نے بنیادی کوائف **وفیاتِ نامورانِ پاکستان** کے نام سے پیش کیے (۲۰۰۶ء)۔ **وفیات نامورانِ پاکستان** کو بجا طور پر اپنی افادیت کے سبب کتاب حوالہ کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

اس وقت جناب سلیچ کی تازہ ترین کاوش **وفیات مشاہیر کراچی** ہمارے پیش نظر ہے۔ اس میں اڑھائی ہزار ایسے نمایاں اور ممتاز مرحومین کو شامل کیا گیا ہے جن کی وجہ شہرت کراچی کی سکونت ہے، چاہے انھوں نے زندگی کے آخری سانس کراچی سے باہر لیے ہوں اور بیرون کراچی ہی ان کی تدفین عمل میں آئی ہو۔

۞ سابق چیف ایڈیٹر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔
(dr.safirakhtar@gmail.com)

وفیات مشاہیر کراچی میں وہ تمام اندراجات شامل کر لیے گئے ہیں جو کراچی کے حوالے سے **وفیات ناموران پاکستان** کا حصہ تھے، تاہم جناب سلیچ نے ان میں سے اکثر پر نظر ثانی کی ہے، اور کوائف کو خوب تر شکل دی ہے۔ کتاب کی الفبائی ترتیب مرحومین کے معروف ناموں کے مطابق ہے۔ بعض اہل قلم جو اپنے قلمی ناموں یا تخلص سے پہچانے جاتے ہیں، ان کے اصل نام قوسین میں درج کر دیے گئے ہیں۔ ہر شخص کے بارے میں اس کے تخصص کے اعتبار سے اس کا معاشرتی، کاروباری یا علمی و دینی تشخص طے کیا گیا ہے، اس کی زندگی کی اہم مصروفیات کا ذکر کیا گیا ہے، نیز شخصی کوائف میں ولدیت، تاریخ ولادت مع جائے ولادت، تاریخ وفات اور جائے تدفین کے بارے میں جس حد تک معلومات دست یاب ہو سکی ہیں، سلیقے سے پیش کر دی گئی ہیں۔ شعر و ادب سے تعلق رکھنے والے افراد کی شعری اور نثری تخلیقات کا ذکر کیا گیا ہے، اور نثری تخلیقات کو اکثر تنقید، ناول و افسانہ اور ترجمے وغیرہ میں مزید تقسیم کر دیا گیا ہے۔ کہیں کہیں تو ان تخلیقات کے ساتھ ان کے سنینِ اشاعت بھی درج کر دیے گئے ہیں، تاہم ان تمام معلومات میں کتاب کا اصل اور بنیادی مقصد "مستند تاریخ ہائے وفات فراہم کرنا" ہے۔ (ص ۱۲)

اڑھائی ہزار افراد کے بارے میں، جو ستر سٹھ برس سے زائد کے طویل عرصے میں فوت ہوئے، اور ان کا تعلق زندگی کے سبھی متنوع شعبوں سے ہے، معلومات کا یک جا کرلینا ایک ایسا کام ہے جس کی ہر حال میں تعریف کی جانا چاہیے، تاہم اِس بہت پھیلے ہوئے کام کو سمیٹتے ہوئے کچھ کمیوں کا رہ جانا اور فروگذاشتوں کا درآنا چنداں بعید نہیں۔

بعض حضرات کے بارے میں جناب مرتب کی معلومات بہت محدود ہیں، انھیں مذکورہ اسلوب کے مطابق مکمل کرنے کی خاطر مآخذ و مصادر کی نشان دہی کی اپنی اہمیت ہے، مگر اس تفصیل طلب کام کو فی الوقت نظر انداز کیا جاتا ہے، معلومات کی کمی اس قدر نقصان کا باعث نہیں، جس قدر نادرست اطلاعات خرابی کا سبب بنتی ہیں، لہٰذا ذیل میں آخر الذکر پہلو پر گذارشات پیش کی جاتی ہیں:

- سیّد ابو النظر امروہوی، احسن اللہ ڈیانوی اور نعمت اللہ قادری کے نام بالترتیب ابو الندر امروہوی، احسان اللہ ڈیانوی اور نعت اللہ قادری درج ہو گئے ہیں۔
- تنظیم "حزب اللہ" کے مؤسس ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کا ذکر پہلے مسعود عثمانی کے تحت کیا گیا ہے (ص ۲۷۶)، دوبارہ انھیں کا ذکر کسی غلط فہمی کے تحت "وحید الدین حسن عثمانی" کے عنوان سے کر دیا گیا ہے۔ (ص ۳۰۷)

- ایک اندراج، فاضل لکھنوی کے تحت لکھا گیا ہے: "دیکھیے: مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی" (ص ۲۲۵)، مگر مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی کے زیر عنوان اندراج موجود نہیں۔
- سیّد نقی علی کا تذکرہ ایک جگہ اخگر رام پوری کے طور پر کیا گیا ہے (ص ۶۴)، دوسری جگہ "نقی علی، سیّد" کے طور پر (ص ۳۰۱)۔ دونوں اندراجات کے تقابل سے واضح ہوتا ہے کہ اخگر سیّد نقی علی، کا نہیں، بلکہ ان کے والد سیّد رضی علی کا تخلص ہے، اس لیے سیّد نقی علی کو اخگر رام پوری قرار دینا درست نہیں۔
- "بیوہ مولانا عبد العلیم صدیقی" کے تحت انھیں "مولانا شاہ احمد نورانی اور ڈاکٹر فرید احمد" کی والدہ بتایا گیا ہے (ص ۱۰۳)۔ واللہ اعلم، مولانا نورانی کے کوئی بھائی ڈاکٹر فرید احمد تھے! البتہ ان کی ایک بہن ڈاکٹر فریدہ احمد صدیقی (م ۸/ اگست ۲۰۱۳ء) تھیں۔
- ناموں کی اغلاط میں شیخ چاند کے والد گرامی کا نام حسین ہے، مگر حسن لکھا گیا ہے (ص ۱۱۴)۔ شان الحق حقی کے والد گرامی کا نام محمد احتشام الحق حقی نہیں، "محمد احتشام الدین حقی" ہے۔ نواب سیّد شمس الحسن کے والد ماجد کا اسم گرامی نواب محمد علی حسن ہے نہ کہ حسن علی (ص ۱۷۱)۔ عبد المقیت شاکر علیمی کے تحت، یکے بعد دیگرے ان کے والد ماجد کا نام عبد العلیم ندوی اور محمد علیم ندوی درج کیا گیا ہے (ص ۲۰۷)۔ اوّل الذکر درست ہے۔
- تاریخ اسلام کے استاذ ظفر عمر زبیری کی تالیفات میں "نیلی چھتری" کا اندراج کیا گیا ہے (ص ۱۸۶)، جب کہ یہ کتاب / جاسوسی ناول ظفر عمر کی تخلیق ہے۔
- مولانا جعفر شاہ پھلواروی کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے: "ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد سے وابستہ رہے" (ص ۱۰۹)۔ ان کی شہرت ادارہ ثقافت اسلامیہ –لاہور کے ساتھ وابستگی کے باعث ہے۔
- مرحومین کی تصنیفات و تالیفات کے حوالے سے بہت سے اغلاط ہیں۔

چودھری خلیق الزمان کی خود نوشت *Pathway to Pakistan* کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے: "اس کتاب کا اصل مسودہ اردو میں تھا جو بعد ازاں "شاہراہ پاکستان" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اردو ورژن (Version) زیادہ مفصل ہے" (ص ۱۲۹)۔ چودھری صاحب نے اپریل ۱۹۶۸ء کے ایک خط میں صورت حال الٹ بتائی ہے: "میں نے اپنی انگریزی کتاب *Pathway to Pakistan* میں پاکستان کی تاریخ دستاویزی ثبوت

کے ساتھ پیش کر دی ہے۔ مزید بر آں اس کا اردو ترجمہ معہ [کذا] چند اضافہ جات، شاہراہ پاکستان کے نام سے بھی تحریر کر دیا ہے۔" ("چند تاریخی خطوط بنام احمد سعید"، بہاول پور: اردو اکیڈمی، ۲۰۱۵ء، ص ۲۰)

محمد ذوقی شاہ کی کتاب **تربیت العشاق** کو ایک جگہ شہید اللہ فریدی کی مرتبہ بتایا گیا ہے (ص ۱۷۷)، اور دوسری جگہ اسے "مرتبہ واحد بخش" لکھا گیا ہے۔ (ص ۲۵۷)

بابائے اردو مولوی عبد الحق کے اردو تراجم میں مولوی چراغ علی کی کتابوں **اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام** اور **تحقیق الجہاد** کو شامل کیا گیا ہے۔ (ص ۱۹۵)

مولوی چراغ علی (م ۱۸۹۵ء) کی انگریزی تالیف *Proposed Political, Legal and Social Reforms Under Muslim Rule* کے اردو ترجمہ **اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام** (حصہ اوّل — آگرہ: مطبع مفید عام، ۱۹۱۰ء، حصہ دوم — لاہور: رفاہ عام سٹیم پریس، ۱۹۱۱ء) کی حد تک یہ بیان درست ہے (شازیہ عنبریں، **مولوی عبد الحق بطور مرتب و مدون** کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۹ء، (ص ۱۴۸)، البتہ دوسری کتاب **تحقیق الجہاد** جو مولوی چراغ علی کی انگریزی کتاب *Critical Exposition of the Popular Jihad* کا ترجمہ ہے (لاہور: رفاہ عام سٹیم پریس، [۱۹۱۳ء])، اس کے مترجم غلام الحسنین پانی پتی ہیں، البتہ اس پر بھی **اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام** کی طرح مولوی عبد الحق صاحب کا مقدمہ ہے۔

مذکورہ پس منظر میں مرتب **وفیات مشاہیر کراچی** کو اپنی عبارت میں حسب ضرورت تبدیلی کرنا ہوگی۔

- ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی (جی ایم ڈی صوفی) کی انگریزی زبان میں تاریخ کشمیر *Kashir* (کشیر) کے بجائے "کاشر" کا عنوان دیا گیا ہے۔ (ص ۲۲۴)
- شمس العلماء عبد الرحمن دہلوی کی معروف تالیف **مراۃ الشعر** کو **مراۃ الشعراء** لکھ دیا گیا ہے (ص ۱۹۷)۔

ڈاکٹر ریاض الحسن کی مترجمہ کتاب کا عنوان **ایران وہندوستان کا اثر، جرمنی کی شاعری پر** ہے نہ کہ **تحریک مشرقی** (ص ۱۲۵)۔ مولانا عبد القدوس ہاشمی کے اردو ترجمے **فیصلۂ پاکستان** کے مصنف کا نام نکلسن (ص ۲۰۴) نہیں، بلکہ بیورے نکولس ہے۔ اسی طرح **کتاب زندگی** اور **تاریخ افغانستان** ان کی تصنیفات نہیں، بلکہ تراجم ہیں۔ اوّل الذکر امام بخاری کی **الأدب المفرد** کا ترجمہ ہے اور ثانی الذکر جمال الدین افغانی کی تالیف کا ترجمہ ہے۔ مولانا مسعود عالم ندوی کا سفر نامہ **دیار عرب میں چند ماہ** (نہ کہ "دیار عرب

میں چند روز") ہے اور انھوں نے یہ سفر ۱۹۵۰ء میں نہیں (ص ۲۷۶)، بلکہ ۲۸/ اپریل سے ۱۳/ دسمبر ۱۹۴۹ء کے درمیان کیا تھا۔

سخی احمد ہاشمی کی کتاب **ادبی آئینے** خاکوں کا نہیں (ص ۱۵۳)، بلکہ ان کے تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے۔ کتابوں کے ناموں اور ان کے موضوعات کی تعیین میں متعدد دوسری کتابوں کا بھی یہی حال ہے۔

"قرطاس" نے **وفیات مشاہیر کراچی** کے لیے نہایت عمدہ سفید کاغذ کا انتخاب کیا ہے۔ کتابت کا فونٹ نہایت مناسب اور بہت صاف ستھری ہے، البتہ پروف کی بعض اغلاط رہ گئی ہیں۔ امید ہے، یہ مفید کتابِ حوالہ ہر اچھی لائبریری کی زینت بنے گی، اور اہل قلم اس سے مستفید ہوں گے۔

❁❁❁❁❁❁